© rasailojaraid.com

نقد و نظر

اسلامی فلسفۂ اخلاق

مصنف : بختیار حسین صدیقی

ناشر : سعید سنز پبلشرز۔ اردو بازار، لاہور

صفحات : ۳۰۰، قیمت : چار روپے پچانوے پیسے

اچھا کاغذ، عمدہ ٹائپ، خوبصورت سرورق

زیر نظر کتاب "اسلامی فلسفۂ اخلاق" کے مصنفِ محترم جناب بختیار حسین صدیقی صاحب علم و تحقیق سے گہرا رابطہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ کتاب فلسفہ کی انٹرمیڈیٹ کلاسز کے لیے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کی طرف سے تصنیف کی۔ کتاب کا تعلق اگرچہ بظاہر طلبا سے ہے لیکن اس میں جس انداز سے معلومات جمع کیے گئے ہیں اور جس اسلوب سے فلسفۂ اخلاق کے اسلامی پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے، اس نے کتاب کو صرف ایک ہی طبقے میں محدود نہیں رہنے دیا، بلکہ اس کی افادیت کو ہمہ گیر بنا دیا ہے اور طلبا سے لے کر اساتذہ تک اور عوام سے لے کر علما تک کے لیے اس میں حسن و خوبی اور ایک خاص ترتیب و نہج کے ساتھ مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ لائق مصنف نے آخرِ کتاب میں کتابیات کی جو فہرست درج کی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ تصنیفِ کتاب کے وقت عربی، اردو اور انگریزی کی پچاس کے قریب کتابیں ان کے سامنے رہی ہیں، جن سے انھوں نے استفادہ کیا اور کتاب تصنیف کرنے میں مدد لی۔ یہ چیز ان کے ذوقِ مطالعہ اور کاوش و تحقیق کی غماز ہے۔

کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں علمِ اخلاق کی نوعیت سے بحث کی گئی ہے۔ اس کے ذیل میں اخلاقیات کی تعریف، موضوع اور اس کی اہمیت، نفسیات، منطق، جمالیات، اقتصادیات، سیاسیات اور مذہب سے اخلاقیات کا ربط و تعلق واضح کیا گیا ہے۔

باب دوم میں قرآنی اخلاق کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس ضمن میں انسان کے اخلاقی نصب العین، ایجابی اقدار، علم، عدل، خیر، سلبی اقدار، جہل، ظلم، نفرت، شر، حبِّ دنیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسئلۂ جبر و قدر، بدی کی فطرت وغیرہ مباحث کو قرآن کے نقطۂ نظر سے موضوعِ فکر ٹھہرایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مرجئہ، قدریہ اور اشاعرہ کا مسلک بھی بیان کیا گیا ہے۔

باب سوم میں مشہور فلسفی اور معروف مورخ و ادیب ابو علی احمد مسکویہ (۹۳۲-۱۰۳۰ء) کے نظریۂ اخلاق کی وضاحت کی گئی ہے اور اس کے ذیل میں ارسطو اور افلاطون وغیرہ فلاسفہ کا نقطۂ فکر بھی نمایاں کیا گیا ہے اور ضمناً اور بھی علمی اعتبار سے متعدد دلچسپ مباحث حیطۂ تحریر میں لائے گئے ہیں۔

باب چہارم میں، امام غزالی کے نظریۂ اخلاق کی نشاندہی کی گئی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اس سلسلے میں جو باتیں معرضِ بیان میں آئی ہیں، وہ لائق مطالعہ ہیں۔

باب پنجم میں مصنف نے اقبال کے نظریۂ اخلاق کی توضیح کی ہے اور اس کے تحت وحدت الوجود کا تنقیدی جائزہ لیا ہے اور ساتھ ہی خودی اور اثباتِ خودی وغیرہ متعدد امور کی صراحت کی ہے۔

باب ششم میں اسلام اور معاشرہ کے اہم موضوع کو ہدفِ توجہ ٹھہرایا گیا ہے اور اس میں دین و دنیا کی وحدت، انفرادیت اور اجتماعیت میں توازن، تقلید اور غور و فکر میں توازن، توحید، مساوات، اخوت، معاشرتی اصول، خاندان، رشتے داری وغیرہ عنوانات کو ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے۔

ان عنوانات نے کتاب کی افادیت کو ایک محدود حلقے سے نکال کر وسیع تر حلقے میں پہنچا دیا ہے۔ جس جذبے سے متاثر ہو کر یہ کتاب لکھی گئی ہے اس کا اندازہ مصنف کے "پیش لفظ" کی ابتدائی سطور سے ہو سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنے میں ہم مشتاق ہو گئے ہیں، مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے میں ہم نے مہارت حاصل کر لی ہے لیکن انسانوں کی طرح زمین پر چلنا بھول گئے ہیں، جس کے لیے قدرت نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ وہ اخلاق و سیرت جو اس دوپایہ حیوان کو زیور انسانیت سے مرصع کرتی، اچھا باپ، اچھا شوہر، اچھا بھائی، اچھا ہمسایہ، اچھا شہری، اور اچھا انسان بناتی ہے، اپنی پرانی قدر و قیمت کھو چکی ہے۔ علم و آگہی کے بڑھتے ہوئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُجالے میں نوجوانوں میں حقوقِ حیات کا احساس تو بڑھ رہا ہے لیکن فرض کی ادائیگی کا احساس اسی قدر کم ہوتا جا رہا ہے۔ چاند کو تو ہم نے سخر کر لیا ہے لیکن خود اپنے اوپر ہمارے اختیار کی باگ ڈور ڈھیلی پڑ گئی ہے ۔ یہ ہے المیہ اس عظیم مشینی تہذیب کا، جسے جدید سائنس اور ٹیکنالوجی نے جنم دیا ہے اور جس کے مہلک اثرات اب ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔"

آخر میں یہ بھی عرض کر دیں کہ کتاب کی پروف ریڈنگ کی طرف ناشر نے غالباً توجہ مبذول نہیں کی۔ سرورق پر خود کتاب کا نام بھی صحیح نہیں لکھا گیا ۔ اسلامی فلسفہ اِخلاق غلط ہے۔ لفظ فلسفہ، س کے زیر نہیں، زبر کے ساتھ ہے ۔ پھر لفظ اِخلاق' الف کے زیر سے نہیں، اَخلاق' الف کے زبر سے ہے۔ صفحہ ۶۷ پر " مرجعیوں" لکھا گیا ہے ۔ مصنف کی مراد "مرجیۂ" ہے ۔ اسی طرح واصل بن عطا کے بارے میں امام حسن بصری کا قول "اعتزلا انا" ٹائپ ہو گیا ہے جو بالکل غلط ہے ۔ لفظ "اعتزل عنا" ہے ۔ اسی طرح معتزلیوں، جبریوں، مرجیوں، قدریوں کے بجائے معتزلہ جبریہ مرجیۂ، قدریہ لکھنا زیادہ صحیح ہے۔

بہر حال کتابت اور پروف ریڈنگ کی غلطیوں کو چھوڑ کر مجموعی اعتبار سے کتاب قابلِ مطالعہ اور معلومات افزا ہے اور جو موادِ علمی اس میں دیا گیا ہے وہ قدیم و جدید کا حسین امتزاج ہے ۔ ہم اپنے قارئینِ کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ کتاب کو اپنے مطالعہ میں لائیں اور اس کے مندرجات سے مستفید ہوں ۔ (م ۔ ا ۔ ب)

اقبال کا علمِ کلام

مصنف : پروفیسر علی عباس جلالپوری

ناشر : مکتبہ فنون ۔ ۴۷ انارکلی ۔ لاہور

صفحات : ۲۷۸ ۔ سائز : ۲۲x۱۸/۸ ۔ قیمت : بارہ روپے

اچھی کتابت، بہتر طباعت، عمدہ کاغذ، خوب صورت جلد، دیدہ زیب سرورق ۔

پروفیسر علی عباس جلالپوری علمی دنیا کی معروف شخصیت ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف ! ان کی زیرِ نظر تصنیف علامہ اقبال کے علمِ کلام سے متعلق ہے اور جیسا کہ انھوں نے خود ہی وضاحت

© rasailojaraid.com